کے قواعد اور لغات مرتب کیے اور مقامی زبانوں میں کتاب مقدس کے تراجم اور مسیحی تعلیمات پر مبنی کتابیں تالیف کیں۔ جنابِ قریشی نے برصغیر میں فن طباعت کے بارے میں لکھتے ہوئے یہ دلچسپ اطلاع دی ہے:

> پُرتگیز پادریوں نے گوا اور ہندوستان کے جنوبی ساحل اور خصوصاً مدراس اور ٹرانکو بار میں [مطابع] قائم کیے اور ان علاقوں کی مقامی زبانوں یعنی تامل، سنہالی اور ملیالم میں تبلیغی کتابیں شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ ابتداء میں مسلمانوں میں تبلیغ کے لیے اردو اور فارسی کتابیں یورپ سے منگائی جاتی تھیں، لیکن اٹھارویں صدی کے اوائل میں اُنھوں نے ہندوستان میں عربی رسم الخط میں چھپائی کی طرف توجہ دینا شروع کی۔ ہندوستان میں عربی رسم الخط میں چھپائی کا اولین نمونہ اُن کی شائع کی ہوئی ایک تامل کتاب Dialoguesinter Muslimum at Christianum یعنی اسلام اور عیسائیت کے مابین مکالمہ کے سرورق پر دیا گیا تھا۔ یہ کتاب ٹرانکو بار سے دسمبر ۱۷۲۷ء میں شائع ہوئی تھی۔--- (ص ۱۲)

اٹھارہویں صدی میں برصغیر میں جن مشنوں نے اشاعتِ مسیحیت کے لیے کام کیا، اِن میں ہالے (جرمنی) کا ڈینش مشن زیادہ نمایاں تھا۔ اس مشن سے وابستہ جرمن مبشر بنجمن شُلز (م ۱۸۶۰ء) نے سب سے پہلے اُردو زبان کے قواعد پر کام کیا اور کتابِ مقدس کے تامل، گجراتی اور اُردو تراجم کیے تھے۔ جناب قریشی نے ان اُردو تراجم کا مناسب تفصیل سے تعارف لکھا ہے۔ جن کتابوں میں اسلام اور مسیحیت کا تقابل کرتے ہوئے مسیحی مبشرین نے اپنا نقطۂ نظر پیش کیا ہے، یہ تاریخی مطالعہ کے حوالے سے اہم ہیں۔ "اٹھارویں صدی کی اردو مطبوعات (توضیحی فہرست)" سے اُردو زبان و ادب کے محققین ہی استفادہ نہیں کریں گے، بلکہ تبشیری ذہن کی تفہیم اور ترویج مسیحیت کی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے بھی اِس سے استفادہ کریں گے۔ (ادارہ)

مراسلت

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی
(لاہور)

"عالم اسلام اور عیسائیت" بابت جنوری ۱۹۹۷ء میں بدرالدین اصلاحی مرحوم کے مضمون میں آیاتِ قرآنی بکثرت نقل ہوئی ہیں۔ دو تین مقامات پر املا صحیح نہیں بن سکا۔ صفحہ ۷، سطر ۵ ابدیھم وویل

میں و رہ گیا ہے۔ صفحہ ۱۱، سطر ۱۴ میں اوتوا الکتب میں اوتو کے بعد "الف" نہیں لکھا جا سکا، اسی طرح صفحہ ۱۴، سطر ۶ میں عبرۃ میں "ۃ" کے نقطے نہیں لگ سکے۔ آیات قرآنی کی کتابت عام رسائل میں دی جانے والی آیات (کے متن) کی نسبت بہت اچھی، خوشنما اور صحیح ہے، مگر اعراب کی کمی کھٹکتی ہے۔ ایک عام قاری کے لیے بلا اعراب قرآن پڑھنا، پوری صحت کے ساتھ بے حد مشکل ہے۔ میری تجویز ہے، بلکہ میں تو اس پر اصرار کرتا ہوں کہ آیات پر اعراب ضرور دیے جائیں۔ اگر کمپیوٹر پروگرام میں اعراب نہیں ہیں تو ہاتھ سے لگائے جائیں۔

[ہمیں از حد افسوس ہے کہ قرآنی آیات نقل کرتے ہوئے اغلاط در آئیں، ان شاء اللہ آئندہ مزید کوشش کی جائے گی کہ پروف زیادہ دقت نظر سے دیکھے جائیں۔ ہمارے کمپیوٹر پروگرام میں اعراب شامل نہیں ہیں، تاہم ہاشمی صاحب کی تجویز کے مطابق اسی شمارے سے اعراب لگانے کا اہتمام کیا جا رہا ہے گا۔ مدیر]